بر روئے دشمن - چنان دان کا در آمد نشستی
خیر اب جو کچھ ہوا سو ہوا آیندہ کو صلح کرنی چاہئے
نہ تم عیسائیون کی کتابون مین تحریف کرو نہ وہ
تمہارے کتابون مین سے پیغمبر علیہ السلام کی
توریف نکالین اور بخدمت حضرات پوادریہی
یہ التماس ہے کہ مشن پریس مین جتنے مسلمان
نوکر ہین سب کو یک لخت موقوف کردین تا کہ
تمہاری کتابون مین تحریف کرنے کا ان کو قابو
ہی نہ ملے مانجیر شما بسلامت - بیت

ہمارا کام کہدینا ہی یارو
اب آگی چاہو مانو یا نہ مانو -

رقیمہ نور محمد سرائج الواعظین از سہارنپور

سوال

کیا وجہ ہے کہ انجیل مطبوعہ کلکتہ مین متی اور
مرقس کے لفظون کو بدلا اگر صرف لوقا کی
انجیل مین تحریف کرتے تو بھی مطلب حاصل
ہوجاتا یعنے اسمین لکھتے کہ دو چور مسیح کو برا
کہتے تھے کیونکہ بہ نسبت دو جگہہ تحریف کرنیکے
ایک جگہہ تحریف کرنی آسان ہے -

جواب

انجیل لوقا مین خوب تصریح کرکے لکھا ہے کہ ایک
چور برا کہتا تھا ایک اوسے منع کرتا تھا بخلاف
متی اور مرقس کے کہ وہان جمع کا صیغہ تھا اور
جمع کے صیغہ کو مفرد کرنا بہت آسان ہے یعنے
مغلوب ہونے کے عوض مغلوب ہوا تھا صرف
ی کو الف سے بدلا اور یہ بدلنا صیغہ کا اگرچہ دو
جگہہ ہے مگر ایک جگہہ کی عبارت بدلنے سے آسان ہے
واللہ اعلم - رقیمہ نور محمد -

اخبارات تازہ برسے

طہران مورخہ ۱۵ فبروری - روس اور فارس
سے سرحد کے طرف ایک اعلیٰ درجہ کا ایرانی افسر
روانہ کیا گیا ہے کسلئے کہ جو عہدہ دار کہ اول
روانہ کیا گیا ہے اوس سے ورباب یون گمان
کیا گیا ہے کہ اوسنے افزود زمین روس کے
تحویل کر چکا ہے -

لنڈن مورخہ ۱۵ منہ - مقدمہ ہرات کے درباب
ہوز آف کامنس مین استفسار کیا گیا مگر سر جارج پنز
ولکی صاحب نے ہرات مین ہنگامہ و فساد برپا
ہونے کی خبر کی نفی کی -

خیر و مورخہ ۱۶ منہ - بردہ فروشی کی عادت
کو ایک لخت انہا دینے کے درباب منجانب
سرکار مصر تجویز ہوی ہے اور اوسکی تعمیل
سودان مین کرنے کے بغرض قرار واقعی بندوبست
عمل مین آویگا -

کلکتہ مورخہ ۱۷ منہ - اخیر کو الیف جو ہرات سے آئی ہین
اون سے واضح ہوتا ہے کہ وہان ہنگامہ برپا ہونے اور محمد
خان بغاوت کرنے کے بارہ مین جو افواہین
درین و لا مشہور ہوے ہین اوسکی
تردید کیجاتی ہے -

. . . . . .

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد یعقوب کے اہتمام سے چھپا -

منشور محمدی
۱۲۹۹

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۵ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ ہجری قدسی | جلد ۱۱

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
حاظم ہے قدیر و احد ہے — سلطان قدم و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فقر پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ارجمندش — ارشاد نبی ہے ماعرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامے نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — لیلے ہے بشان شانلولاک

ای مسل علی رسول امجد — مسرور پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھے وہ کم ہے — خورشید عرب معجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر فقر نبی عیاں ہے — وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامہ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کی اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے خار
جو فضل و شرف اسی بجا ہے — ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
نورخ ولپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش امیم نیک اختر
کرتا ہے بمطلب مراد دلشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہیں یہ سب کو ملے — بے شبہ ہے افسر مصالف
عمدہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہے رشک در مکنون
ہر سال روپیہ پانچ سو دے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

پر شر دہ پیشگی تھی ای یار
سال دمہ و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب اتمام
تا بعد سے کچھ نہیں سروکار
ہوا وسکو ہبت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

اشتہار

شایقین مباحثہ مذہبی کو مژدہ ہو کہ مندرجہ ذیل مجموعہ الکتب جو پیشتر سے کم فروخت ہوتا تھا اب بنظر سہولیت خریداران عیسائی کو مع محصول کر دیا گیا ہے لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو پادریون وغیرہ سے گفتگو کرنے کا شوق ہو خریدکر پیش نظر رکھین تاکہ مخالف کو ساکت کرنا مین انہین کافی مدد ملتی رہے نام اور تعداد صفحات کتب سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ ایسی کتابین جو تلاش کرنے سے بھی دستیاب نہین ہوتی تھین اس قیمت مین مفت ہین جس کسی کتاب کے بارہ مین مضامین وغیرہ کے بابت کچھ دریافت کرنا ہو تو وہ بذریعہ خط کے دریافت کرین۔

تفصیل یہ ہے

نام کتاب	تعداد صفحہ
اعجاز عیسوی	۳۷۶
ابطال التثلیث	۶۴
ابطال حرکت الارض	۲۰
آفتاب عالمتاب	۱۴۰
فیصلہ ہائے کورٹ آسمانی	۳۴

المشتہر سید میر حسن مہتمم اخبار خیر خواہ عالم واقع دہلی۔

قبول اسلام

مخدومی و مکرمی بندہ جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی دام مجدہ

سلام مسنون کے بعد مشہود خاطر ہو۔ جناب اس مضمون کو درج اخبار گہربار منشور لامع النور فرما کر احقر کو ممنون و مشکور فرمائینگا۔

دو شخص از قوم ہنود معہ ایک لڑکے کے اپنے مذہب باطلہ سے ترک کرنے کا توبہ اظہار کرکے۔ و فقہ اللہ الکریم لیفعل من یشاء و یہدی من یشاء شوق اسلام سے مامور ہو کر اور یادگے طارح سے ۲۲ ماہ ربیع الاول بروز جمعہ جامع مسجد صدر مین مشرف باسلام ہوے اور نام اون کا عبد اللہ عبد الرحمان اور لڑکے کا محمد حسین رکھا گیا اور ہمراہ اونکے ایک عورت بھی تھی جسکا نام محرمی رکھا گیا تھا۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو خصوصاً عیسائی بھائیون کو جو بحر ضلالت مین غوطہ زن ہین رہ مستقیم پر لاکر امت محمدی مین داخل کرے آمین۔

راقم کمترین محمد الدین انبالہ۔

قبول اسلام

قصبہ پلاسور تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر مین ایک کنہیا ذات کھتری اور لڑکے لڑکی سے مشرف باسلام ہوکے ضلالت کفر سے نکلا۔

الراقم آثم خاکسار امرتسری۔

نشر محمدی نمبر ۱ جلد ۱۱ ۔ ۔ ۔

کہ خدا نے اوسکو اٹھا لیا۔ اقسم کلارک مفسر بیبل نے
لکھا ہے کہ اسمین کچھ شک نہین کہ ایلیاہ زندہ
آسمان مین اٹھائے گئے اور تبیین الکلام فی
شرح التوراۃ والانجیل علی ملۃ الاسلام مین
لکھا ہے علماء یہود اور علماء عیسائی اور ہم مسلمان
اسبات پر متفق ہین کہ الٰہ تعالیٰ نے حضرت ادریس
علیہ السلام زندہ اٹھا لیا تفسیر کبیر مین لکھا ہے
کہ اٹھا لیا کی لفظ سے ایک خالی مکان مین
پہنچا لینا مراد ہے کیونکہ جب کہا جاتا ہے کہ ہمنے ایک
مکان مین اٹھا لیا تو اس سے یہی مراد ہوتی
ہے کہ دوسری جگہہ اٹھا لیا صرف مرتبہ کے بلندی
مراد نہین ہوتی پس حضرت ادریس علیہ السلام
آسمان مین یا بہشت مین ہین اور بموجب صحیح
قول کے زندہ ہین مرے نہین۔ اور مرقس کے ۱۶
باب کی ۱۹ آیت مین ہے غرض خداوند (عیسیٰ)
انہین ایسا فرمانے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا
اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا اور لوقا کی ۲۴
باب کی ۵۱ آیت مین ہے اور ایسا ہوا کہ جب
وہ انہین برکت دے رہا تھا ان سے جدا ہوا
اور آسمان پر اٹھایا گیا اور ۲ قرنتھیون کے
۱۲ باب کی ۲ آیت مین ہے مسیح کے ایک شخص کو
مین جانتا ہون کہ چودہ برس گذرے ہونگے
کہ وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہ مجھے معلوم نہین یا
بغیر بدن کے کہ یہ بھی مجھے معلوم نہین خدا
کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا

موتی اور جوگی اور ایلیا
اہنیں مذکور ہوا اور ہر
اہنیں موت اور دیس کا
لکن المراد الرفعۃ
وہذا اولی الان الرفعۃ
یکون رفعۃ بالمکان
للانی الدرجۃ انتہی

گیا اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہی یا بدن
کے ساتھ یا بدن کے بغیر کہ مجھے معلوم نہین خدا کو
معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور
اسنے وہ باتین سنین کہ جو کہنے کی نہین اور انسان کو
یوحنا کی ۱۴ باب مین ہے بعد اسکے جو مین نے نگاہ کی
تو دیکھو کہ آسمان پر ایک دروازہ کھلا ہے
اور پہلی آواز جو مین نے سنی نرسنگے کی سی
تھی جو مجھ سے بولتی تھی اوسنے کہا کہ ادہر اوپر آ
اور مین تجھے وہ باتین دکھلاؤنگا کہ اسکے بعد
ضرور ہونگی تب دو نہین مین روح مین شامل
ہوگیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ آسمان پر ایک تخت
دھرا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور جو
اوسپر بیٹھا تھا وہ دیکھنے مین سنگ یشم اور عقیق سا
تھا اور ایک دھنک جو دیکھنے مین زمرد سا تھا
اس تخت کے گرد تھا اور اس تخت کے آس پاس
چوبیس تخت تھے اور ان تختون پر میں نے چوبیس
بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوے بیٹھے دیکھے۔
اور ان کے سرون پر سونے کے تاج تھے اور
بجلی اور گرج اور آوازین اوس تخت سے
نکلتے تھین اور آگ کے سات چراغ اس تخت کے
آگے روشن تھے یہ خدا کے سات روحین ہین اور
اس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور
کے مانند تھا اور تخت کے بیچ بیچ اور تخت
کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون
سے بھرے تھے اور پہلا جاندار ببر کے مانند تھا

اور دوسرا جاندار بچھڑے کے مانند اور تیسرا جاندار
چہرہ انسان کا سا تیسرا اور چوتھا جاندار اڑتے عقاب
کا اور ان چاروں جانداروں میں سے ایک ایک
کے چھ پر تھے اور ان کے چاروں طرف اور اندر
آنکھیں ہی آنکھیں تھیں اور وے رات دن
فراغت نہیں رکھتے مگر کہتے رہتے کہ قدوس
قدوس قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا
اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے اور جب وے جاندار
اسکے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالاباد زندہ
ہے بزرگی اور عزت اور شکر گذاری کرتے
ہیں تب وے چوبیس بزرگ اوسکے سامنے جو تخت
پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں اور اوسکو جو ابدتک
زندہ ہے سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج کو یہہ
کہتے ہوے اس تخت کے آگے ڈال دیتے ہیں کہ اے
خداوند تو ہی جلال و عزت اور قدرت کے لایق
ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور
وے تیرے ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوے
پس اب محمدیوں سے پیغمبر کا آسمان پر تشریف
لیجانا اور بہشت و دوزخ وغیرہا عجائب و غرائب
کو دیکھنا اور ملائکہ و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
سے ملاقات کرنا اور خداوند تعالیٰ سے ایسی
باتیں کرنی کہ جو کہنے کے لایق نہیں ہرگز ان
بیانات سے بڑھکر نہیں ہیں ولکن عین السخط
تبدی المساویا۔ لیکن ناخوشی کی آنکھہ
برائیاں ظاہر کرتی ہے۔ ؎ چشم بد اندیش

پر گنده باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔

پادری فانڈر صاحب حل الاشکال میں لکھتے ہیں
کہ مسیحیوں کے عقیدے میں جو یہ ہے کہ مسیح بعد
صلیب کے جہنم میں داخل ہوا تو یہ حق ہے لیکن یہاں پر
جہنم سے مراد ہاویہ ہے اور وہ ایک موضع در میان
جہنم اور افلاک اصلی کے ہے پس اپنے تین دن رہنے
کے لئے تو فوراً ایک ہاویہ لیا رہو جاوے اور
دوسروں کی ایک چشم زدن کی سیر کے لئے مکان
فہوندا جاوے سچ ہے اپنی آنکھوں کے شہتیر
نظر نہیں پڑتے اور دوسروں کے تنکے دیکھنے کے
لئے چار آنکھیں ہو جایا کرتی ہیں۔ اب حکماء
متقدمین حکمت بطلیموس تو وہ آسمان کے وجود
تو قائل ہیں مگر بباعث حرکت دائمی ابدی فلک
کے خرق والتیام کو باطل سمجھتے ہیں اسلئے معراج کو بھی
محال تصور کرتے ہیں حالانکہ براہین ہندسیہ و
دلائل ریاضیہ آسمان کا قابل کون و فساد ہونا
جس سے خرق والتیام بھی ثابت ہوتا ہے ان کے نزدیک
ثابت ہے یا ایسی ایک حرکت سریع کا جسم صاعد میں
پایا جانا مسلم ہے کہ جس سے آسمان کو سکون نہ ہو
اور وہ جسم صاعد فلک پر صعود بھی کر جاوے
پس ہو سکتا ہے کہ مطابق اسکے ہمارے حضرت کے جسم
مبارک یا آپ کے مرکب میں ایسی ہی حرکت پائی
گئی ہو اور آپ عرش معلی وغیرہ پر تشریف لیگئے ہوں
باقی متعین حکمت فیثاغورث جس پر آجکل داد
تحقیق کی دار و مدار ہے تو اولاً۔ یہ تمام علماء و

وعقلا کے خلاف ہے اسکا کیا اعتبار۔ وثانیاً اگر ہم یہ
تسلیم کرین کہ یہ حکماء متبحین فیثاغورث کہتے ہین
جی ہی ہے اور یہ کچھ ضرور نہین کہ جس پر بہت سے
لوگ ہون وہی صحیح ہو اور آسمان کو محض ایک
غیر موجود شئی تصور کرلین اور آسمان سبز نیلی چیز کو جو
ہمارے سر پر دکھائی دیتی ہے اور ہمکو چارون
طرف سے مثل خیمہ کے گھیرے ہوے ہے فقط ایک حد
نظر و مد بصر سمجھین تو بھی ہمارے حضرت کی معراج
سے لئے کوئی امر متخیل نہین کیونکہ جیسے اشیاء کثیفہ
کا لطیف کرنا داخل تحت امکان قدرت باریتعالے
ہے ویسہی اشیاء ارضیہ کا لطیف کردینا بھی اوسکی
قدرت مین داخل ہے پس ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمارے صاحب معراج کے عنصر شریف کو ایک
وجود لطیف عطا فرماکر بجانب علو لیجاکے مرتبہ
اقربیت خاصہ و اختصاص مختصہ کا جسکو معراج کہتے
ہین عنایت کیا ہو جیسے حضرت یوحنا کو ایک مرتبہ
خاص حاصل ہوا جس کے ذریعہ سے اون حضرت
نے حضرات عیسائیہ کے آسمان پر صعود فرمایا۔

کما مر من التوراۃ والاناجیل جیسا کہ گزر چکا توریت
اور انجیلون کی عبارت سے۔ اور دیکھی اوم کلارک
مفسر اور صاحب تبیین الکلام کہ ایک مشہور
منکرین آسمان سے ہین اونکی نزدیک بھی حضرت
ادریس کل زندہ آسمان پر تشریف لیجانا مسلم ہے
پھر اگر ایسے ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے معراج بھی ہوی ہو تو کیا محل کلام ہے اور

پھر اونہین لوگون کا یہ بیان ہے کہ جس طرح سے ثوابت
وماہتاب وغیرہ سیارات ہین ویسے ہی یہ بھی
ستارے ہین کہ جو ابتک ہم لوگون کو معلوم نہین
چنانچہ جب سے دوربین وغیرہ آلات طیار ہوے
اونمین سے کئے ایک مثل وسطا جو نو وغیرہ کے
پائے گئے اور جیسے جیسے ان آلات مین ترقی ہوتی
جاویگی ویسی ہی اور بھی پائے جاوینگے اور
یہ سب مثل زمین کے معمور و آباد ہین حتی کہ ان
مین جنگل و بیابان و صحرا بھی ہین پس بصورت اقرار
ان امرون سے اگر کسی ایسے مقام خاص مین انکی
معراج ہوی ہو جسکے ابتک منکرون کو خبر بھی نہو
تو کون تعجب ہے۔

اب یہان پر جو لوگون کو شبہ ہوتا ہے کہ اتنی
جلدی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
اقصی اور آسمانون اور دوزخ بہشت کی کیونکر
سیر کرلیا تو اولاً یہ سمجھنا چاہئے کہ پیغمبر صاحب نے
آپ باختیار خود تو یہ سیر کیا ہی نہ تھا بلکہ خداوند
تعالی نے یہ سیر کرایا تھا جیسا کہ فرمایا ہے سبحان
الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصیٰ۔ اور خداوند تعالیٰ کے
اس پر قادر ہونے مین کوئی کسی طرح سے انکار نہین
کرسکتا وثانیاً حکماون سے نزدیک آسمان و
زمین ایک منٹ مین ہزارون بلکہ لاکھون کوس
حرکت کرتے ہین اور ایسے ہی بعض حکما کی نزدیک
آفتاب ایک دن مین مشرق سے مغرب تک سیر

کرتیا ہے پس اسی طرح سے اگر اور کسی مقبول مخلوق نے تھوڑے عرصے مین ان سب چیزون کی سیر کر لیا ہو تو عقلا اس مین کون قباحت لازم آتی ہے۔

وثالثا ملائکہ و شیاطین سے ایک لمحے مین مشرق سے مغرب تک سیر کرنے کو تو آپ لوگ مانتے ہین اور پھر واقعہ معراج پر اعتراض کرتے ہین۔

استغفر اللہ۔

راجعا ہوا کی ایک چشم زدن مین کہان سے کہان جانیکو تو آپ بالبداہت یقین کرتے اور ممکن سمجھتے ہین کہ پھر واقعہ معراج مین کیون چون و چرا کرتے ہین۔

خامسا آپ لوگون نے سنا ہوگا کہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے اک وزیر نے اسم اعظم کی برکت سے ایک طرفۃ العین مین مسافت بعیدہ سے منگوا لیا تھا پھر اگر خود خدا ہی نے اپنے کسی خاص بندہ کو اتنی جلدی اتنے مسافات کو طے کرا کے یہ سب چیزین دکھلا دیا تو کیا بعید و کون محل کلام ہے ساد سا ریل مین سوار ہو کر منزلون ایک گھنٹہ مین پہونچ جاتے اور تار پر مہینون کی مسافت کسی خبر کو ایک لحظے مین منگوا لیتے اور ان مصنوعات انسانیہ کو تو ممکن جانتے ہین اور خدا کی کارخانے مین دخل دینے کو اپنی قابلیت سمجھتے ہین سو

الحذر ای شیخ نادان الحذر۔

سابعا ملاحظہ فرماے کہ خیالات انسانیہ و تصورات

بشریہ طرفۃ العین مین کہان سے کہان تک پہونچتے ہین پس اگر کوئی خاص بندہ اسی طرح عرش وغیرہ تک پہونچ گیا ہو تو کیا تعجب ہے۔

تا منا قوای باصرہ اپنے مبدا سے منتہا تک کتنی جلدی کہان سے کہان تک پہونچ جاتے ہین پس اسی طرح سے اگر ہمارے حضرت اتنی جلدی عرش و کرسی وغیرہ سب کچھ ملاحظ فرمانے ہون تو کیا بعید ہے

تا سعا برق طرفۃ العین مین کہان سے کہان تک نکل جاتی ہے پس صاحب معراج کو اس سے بھی جلد اگر یہ سب حاصل ہو گیا تو کیا محال ہے

عاشرا دیکھیے ہم لوگون کے سرون پر بدلیان کیسی گھوما کرتی ہین اور ایک لحظے مین کہان سے کہان تک پہونچ جاتی ہین پس ایسے ہی صاحب معراج بھی اتنی جلدی زمین سے عرش وغیرہ تک پہونچ گئے ہون تو کیا بعید ہے۔

یہان پر بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ معراج فقط رویا ہوئی ہے تو ہم کہتے ہین کہ آیت اسری بعبدہ اور اوحی الی عبدہ اور سکو باطل کرتی ہے کیونکہ حقیقتا بالاتفاق لفظ عبد کا اطلاق مجموعہ روح و جسم پر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی اور لما قام عبد اللہ اور انی عبد اللہ اور ان اللہ لطیف بعباد اور مما نزلنا علی عبدنا اور عبدا شکورا الی غیر ذالک۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہ فقط ایک خواب تھا۔ تو ہم کہتے ہین کہ اگر ایسا ہوتا تو

کوئی اسکو محال نہ سمجھتا اور مخالفین کی طرف سے یہ شور و غل نہ کیا جاتا کیونکہ خواب مین تو ہر شخص آسمان پر جا سکتا اور ہوا پر اڑ سکتا اور پانی مین تیر سکتا اور عجائبات مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مین عیسائیون کے اعتراض کے جواب مین لکھتے ہین راقم کہتا ہے کہ ان نکتہ چینون کو یاد رکھنا چاہیے تھا کہ یہ حکایت اس قصہ کے بہ نسبت ذرا ہی بعید از عقل اور خلاف قیاس نہین ہے جسمین یہ ہے کہ ایک جنگل مین شیطان نے مسیح کو اغوا کیا جیسا کہ انجیل مین لکھا ہے کہ پھر شیطان اوسے (یعنے مسیح کو) ایک بڑے اونچے پہاڑ پر لے گیا اور اوسے سب سلطنتین روے زمین کی اور انکی حشمت دکھلائی اور اوسی مین یہ بھی لکھتے ہین کہ معراج کے مضمون پر آنحضرتؐ کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تھا بعض کہتے ہین کہ یروشلم تک تو آپکا جسم ہی گیا تھا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے کہ صعود آسمانی اور سفر یروشلم دونون آپنے مع جسم فرمائی یہ نہین کہ صرف روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکے درست ہونے کا انکار نہین کیا انتہی۔ پس بمقابل قول اکثر اور معدن کا قول مردود ٹھہرتا ہے اور قول معتمد وہی ٹھہرتا ہے جسکی صحت پر صاحبون حال کو اقرار ہو۔ اعلان القول بما قال المحذام۔ کیونکہ قول معتبر وہی ہے جسکو محذام کہے۔ اب بیان پر جو بعض یہ کہتے ہین کہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس۔ ترجمہ اور نہین کیا اوس خواب کو کہ دکھلایا ہمنے تجھکو مگر فتنہ واسطے آدمیون کے۔ پس دیکھیے کہ یہان خود خدا ہی نے اوسکو خواب فرمایا ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ اولاً یہ واقعہ بدر یا حدیبیہ کا ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ این رویاے محمول بر رویاے قضیہ حدیبیہ یا رویا واقعہ بدر است انتہی۔ پس یہ خارج از بحث ہے ثانیاً اس رویا سے رویت عین یعنے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جیسا کہ معالم مین لکھا ہے

قال ابن عباس رویا عین ایھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو قول سعید بن جبیر والحسن ومسروق وقتادۃ وصحاک وعکرمۃ وابن جریج والاکثرون والعرب تقول رایت بعینی رویۃ ورویا فلما ذکرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس انکر بعضھم ذلک وکذبوا وکان فتنۃ للناس انتہی۔ ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ یہان رویا یعنے خواب ہے آنکھ سے مراد ہے کہ اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا اور یہی قول سعید بن جبیر اور حسن اور مسروق اور

تنا بعہ اور مجاہد اور عکرمہ اور ابن جریج اور اکثر علما
کہا ہے اور عرب کہا کرتے ہین رایت یعنے رویتہ و یا
یعنے یہ دو کلمہ ایک ہی معنے مین بولا کرتے ہین پس
جبکہ ذکر کیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے واسطے لوگون کے تو انکار کیا بعض نے اور
جہٹلایا اوسکو اور تہایہ فتنہ واسطے آدمیون کے
انتہی۔ اور مدارج مین لکہا ہے کہ این رویا بمعنے
رویت بصری نیز آمدہ و اشتہار می ترسد بر آن۔

بقول منتہی کہ گفتہ رویاک اجلی فی العیون
من الغمض۔ اور دیکہنا تیرا شیرین ترے آنکہون
مین چشم بند کرنے سے۔
وثالثا بعضے گفتہ اند کہ تسمیہ رویا بجہت وقوع
آن دلیل است انتہی ہکذا فی المدارج۔

اب جو بعض حضرت یہ قابلیت پہانتے ہین کہ
حضرت انس جو انکار کرتے ہین اور حضرت عائشہ
جو فرماتے ہین ما فقدت جسد محمد صلی اللہ
علیہ وسلم۔ نہین گم کیا مین نے جسم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ تو اسکا کیا جواب ہے، تو اولاً مین
عرض کرتا ہون کہ دیکہئے مدارج مین لکہا ہے النزاع
اینحال را مشاہدہ نکردہ است واز آنحضرت
نشنیدہ چہ قصہ معراج پیش از ہجرت است و
در آمدن انس بعد از ہجرت در آن وقت ہم صبی
بود و ہفت ہشت سالہ کذا قالوا ایسا ہی کہا
ہے علماؤن نے وہم ہمین حدیث عائشہ کہ گفتہ
ما فقد جسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ متہم

آن طایفہ است کہ می گویند اسرا در نوم بود از روے
معاینہ و مشاہدہ اینست زیرا کہ عائشہ رض در آن
زمان نزد آنحضرت نبود و در سن حفظ و ضبط ہم نبود۔
بلکہ شاید کہ متولد نشدہ باشد بر قول کہ اسرا در
اول اسلام بود از بعثت بسالی یا یکنیم سالی
اگرچہ اصح آنست کہ بعد از پنج سال بود واللہ
اعلم انتہی۔
وثانیاً چونکہ یہ واقعہ بہت ہے جلد ختم ہوگیا تہا
اگر حضرت انس و عایشہ رض وجود حضرت کے ساتہ رہنے
کی بہی غافل رہے ہون تو کیا تعجب ہے بہت ایسا
واقعہ ہوا کرتا ہے کہ دو آدمی ساتہ ہی رہتے ہین
اور ایک کو ایک امر حاصل ہوجاتا ہے اور دوسرے
کو خبر تک نہین ہوتی کما لایخفی پس بحمد اللہ تعالیٰ
ہر طرح سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج
صحیح ٹہہری اور مخالفین کے سب اعتراضات دفع
ہوگئے جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل
کان زہوقا۔

المجیب المفتقر الراجی الی اللہ محمد المدعو
بعبد اللہ ابن الحافظ فتح محمد ابن الشیخ الحاج
رمضان علی کان لہم اللہ العلی۔ فی الکلکتہ

شنیدہ کی بود مانند دیدہ

اول تو ہم اہل اسلام تیرہ سو برس سے قرآن شریف
مین پڑہتے چلے آئے ہین کہ اہل کتاب اپنی کتابون
مین تحریف کرتے ہین اور کسی پر بہروسہ ایمان
اسمین کچہ شک و شبہ نہین مگر سوچا کرتے تہے

کہ الہی توریت کیسی ہوتی ہوگی انجیل مین کیا لکھا
ہوگا اور اپنی کتابون مین وہی کیونکر تحریف
کرتے ہونگے گو خاص خاص کسیکو یہ باتین
معلوم نہین مگر اکثر اہل اسلام اس سے ناواقف
تہے۔ شاید میری اس تحریر سے کسیکو یہ شبہ گذرے
کہ کیا اہل اسلام صرف قرآن شریف مین تحریف
کا حال لکھا ہوا دیکھکر یقین نہ رکھتے تہے جو
سوچتے تھے کہ کس طرح کوئی اپنی کتابون مین
تحریف کرتا ہوگا۔
مین کہتا ہون کہ ہان بیشک یقین رکھتے تھے
کہ اہل کتاب عمداً اپنی کتابون مین تحریف
کرتے ہین مگر جسکو اطمینان قلبی کہتے ہین وہ نہ
تہا اور وہ اطمینان بغیر دیکھے کے نہین ہوسکتا
اور اس اطمینان کے نہونے سے ایمان مین
کچھ خلل نہین آتا اوسکی مثال ایسی ہے کہ
جیسا اگبوٹ یا دخانی گاڑی یا تار برقی وغیرہ
کسینے نہین دیکہی اور متواتر خبرین سنکر یقین
تو آگیا مگر اطمینان جبہی ہوگا جب دیکھ لیگا
یا جسطرح ابراہیم خلیل اللہ نے کہا تہا کہ رب ارنی
کیف تحیی الموتی قال اولم تومن قال
بلا ولکن لیطمئن قلبی۔ القصہ آج وہ زمانہ
ہے کہ ہر ایک اہل اسلام جو کچھ ہی حرف شناس
ہو توریت انجیل سے واقف ہوکر وہ تحریف
کو ثابت کرتے ہین اور عیسائیون کو لاجواب
کرتے ہین کہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا جلوہ دکھا

ہوتا ہے اور اہل اسلام توریت و انجیل سے اسطرح واقف
ہوے کہ اول اول پادری لوگ شہرون اور گانون
اور بازارون مین جہان کسیکو کچھ بہی حرف شناس
پاتے ان کو مفت یہ کتابین دیا کرتے تہے اور غرض
یہ تہی کہ ان کتابون کو دیکھکر مذہب عیسوی قبول
کرین مگر معاملہ برعکس ہوا کہ ہر ایک شخص ان کتابون
سے واقف ہوکر خود پادریون ہی پر اپنا ہاتہ صاف
کرنے لگا جب ان پادریون نے دیکھا کہ یہ تو اولٹا معاملہ
ہوا دینے کے دینے پڑے تب یہ تدبیر سوچی کہ جو کتاب
جس قیمت کو تہی اہل اسلام کو دوگنی قیمت پر دیجیے
اور عیسائیون کو اسی معمولی قیمت پر۔ اور یہ تدبیر
تدبیرین اسلئے کی جاتی ہین کہ اب اہل اسلام ہماری
کتابون سے ہمپر الزام نہ لگائین مگر اب کیا ہوسکتا ہے
ہان البتہ یہ تدبیر آجکل کر رہے ہین کہ سال بسال
اہل اسلام کے اعتراضون کو جمع کرتی ہین اور خوب غور و
فکر کرکے میل کی عبارت کو بدل دالتے ہین کہ جسطرح
اعتراض نہ واقع ہوسکے اپنی دعوے کی تائید مین
ایک نظیر پیش کرتا ہون امید کہ ناظرین با انصاف
باقی اور باتونکو اسی پر قیاس کرلینگے۔ دیکھو انجیل
متی ۲۷ باب ۴۴ ورس اسی طرح سے چور بہی جو
اسکے ساتہ صلیب پر کھینچے گئے تہے اسے طعنہ مارتے تہے
یہان لفظ وہی اور کھینچے گئے تہے اور مارتے تہے یہ تینون
لفظ صاف صاف پکار کے کہتے ہین کہ حضرت عیسے
کو طعنہ کرنیوالے جمع تہے یعنے ایک سے زاید تہے۔
پہر دیکھو کہ مرقس ۱۵ باب ۳۲ ورس اور انہون

نے بھی جو اسکی ساتھ صلیب پر کھینچا اوسے ملامت کی بیان
دو لفظ یعنے اونہون نے اور کھنچے گئے یہ دونون
لفظ گواہی دیتے ہین کہ برا کہنے والی ایک سے زاید
تہے خلاصہ یہ کہ دو چور مسیح کے ساتھ مصلوب ہوے
تہے اور دونون مسیح کو طعنہ مارتے تہے اور یہ دونو
انجیلون کی عبارت اکثر نسخون مین اسی طرح دیکھی
گئی بخلاف اسکے لوقا ۲۳ باب ۳۹ ورس اور ایک
اون بدکار ونمین سے جو صلیب پر لٹکائے گئے تہے
اوسے طعنہ مارکے کہتا تہا کہ اگر تو مسیح ہے تو اپ کو
اور ہمکو بچا دوسرے نے اوسے ملامت کرکے جواب
دیا کیا تو بہی خدا سے نہین ڈرتا - یہان سے معلوم
ہوا کہ صرف ایک ہی چور اپ کو برا کہتا تہا اور
یہ اعتراض ایک عرصۂ دراز سے عیسائیون پر کیا
گیا ہے اور اہل اسلام کی اکثر کتابون مین لکہا
ہے اور عیسائی ابتک اسکا جواب سوچتے ہین آخر
لاچار ہوکر عبارت کو بدلا یعنے انجیل متی ۲۷
باب ۴۴ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۱ مین اس طرح ہے کہ
اور چور جو اسکے ساتھ مصلوب ہوا تہا اوسی طرح
سے اوسے ملامت کرتا تہا مرقس ۱۵ باب ۳۲ ورس
اور وہ جو اسکے ساتھ صلیب دیا گیا تہا اوسے
ملامت کرتا تہا - ان دونون انجیلون مین جمع کے
صیغہ کو مفرد کے صیغہ سے بدل ڈالا تاکہ لوقا کی
۲۳ باب ۳۹ ورس سے موافق ہوجاے اور کسی
طرح کا اختلاف باقی نہ رہے مگر اس سے کیا ہو سکتا
ہے یک انار صد بیمار ایک جگہ بنا دیا اور ہزارون

اختلاف ہین مگر ہان البتہ اندک اندک خیلی شود
و قطرہ قطرہ بسیلی گردد اگر اسی طرح ہمیشہ کمیان کرکے
غلطیان درست کرتے ہین تو کبہی نہ کبہی تو تمام
اختلاف رفع ہو جاوینگے - ایک ہمارے دوست
پادری صاحب فرمانے لگے کہ یہ کتابین بہت
صحیح نہین مگر اول اول جب ہم ہندوستان مین
آئے تو چھاپہ خانہ مین محمدی لوگ کام کرتے تہے
اونہون نے بباعث عناد و دشمنی کے جان بوجہکر
ہماری کتابون کو غلط چھاپ دیا اور وہی
غلطیان شایع ہوگئین جسپر محمدی لوگ اعتراض
کرتے ہین - چونکہ مجہہ راقم الحروف کو پادری
صاحب کا یقین کامل آگیا پس اب مین تعصب
مذہبی کو دور کرکے جمیع محمدیان کی خدمت مین
عرض کرتا ہون کہ اے بظلم سے باز آوین ہماری
شریعت مین یہ بات بہت ممنوع ہے کہ کسیکی
کتابون کو بگاڑے خصوصاً ایسے کتابون کو جو
پہلے ہی سے محرف ہون ۴ ع جو آپ ہی مر رہا ہو
اوسکو گر مارا تو کیا مارا - اور دوسری یہ
بات ہمارے حق مین بہی مضر ہے کیونکہ پادری صاحبون
نے اوسکی عوض ہماری کتابون کو بگاڑنا شروع
کر دیا دیکہو مشن پریس لودیانہ مین جو گلستان
اور بوستان ہا اور جو مروجہ کتابین چہپی ہین
ان مین سے ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی جہان
جہان تعریف تہی سب نکال دی - ای بہائی
محمد یونسنے یہ نہ خیال کیا ؎ چو تیر انداختی